سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ (۱)

اٰیَاتُهَا ۷ | رُكُوۡعُهَا ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾

خالقِ کائنات کی ہر تخلیق، ہر شاہکار کی بے ساختہ تحسین و ستائش (Involuntary appreciation) صرف اُس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو کائنات of the innumerable physical worlds کی ہر شئے کی نشو ونما، نقطۂ آغاز سے تکمیل تک کئے جاتا ہے۔(1)

الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾

وہ، یہ نشو ونما اور ارتقاء ہنگامی (Emergent) اور تدریجی (Progressive)، یعنی Violently & Suddenly اور Gradually & Slowly دونوں انداز سے کر رہا ہے۔ ☆(2)

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾

اُسے اعمال کے نتائج کے ظہور میں آنے کے دَور پر پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔(3)

☆ جب تک کوئی living being ایک حالت پر ہو، اس کی نشو ونما ایک ہی قانون یعنی رحیمیّت کے تحت ہوتی رہتی ہے۔ جب، ہر آن تغیّر پذیر رہتے ہوئے، کسی چیز میں تبدیلی واقع ہوتی ہے تو اس کی نشو ونما کے تقاضے بھی بدل جاتے ہیں۔ اسے سامانِ نشو ونما (Nourishment) رحمانیّت کے قانون کے تحت مِلنا شروع ہو جاتا ہے، جیسے رحمِ مادر میں جنین (Embryo) کی Development ایک انداز سے ہو رہی ہوتی ہے مگر ولادت کے بعد، اس کی غذا اور Nourishment کے تقاضے یکسر بدل جاتے ہیں۔ اَوّلُ الذِّکر حالت میں نشو ونما رحیمیّت کے انداز سے Progressively، within a specified pattern یعنی Slowly اور Gradually اور ثانی الذِّکر حالت میں Emergently ہنگامی انداز سے یعنی Suddenly اور Violently ہونے لگتی ہے۔

اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾

اَے ہمارے ربّ! ہم صرف تیرے ہی قوانین اور احکامات کے مطابق چل کر اپنی قوّتوں اور صلاحیّتوں کو تیرے ہی پروگرام کے مطابق صرف کرتے ہیں اور اپنی ذات کی نشوونما اور اعتدال (Balanced Development) کے لیے تجھ ہی سے مدد کے طالب ہیں۔(4)

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾

ہمارے سامنے وہ راستہ واضح کردے جو سیدھا ہو اور جس کا توازن (Equilibrium) بھی درست رہے۔(5)

صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ۬﴿۶﴾

راستہ اُن لوگوں کا جن کو تُونے زندگی کی نعماء --- آسودگیاں، شادابیاں اور سرفرازیاں عطا فرمائیں۔(6)

ع 1 7 غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

اُن لوگوں کا نہیں جو تیری نافرمانی سے قانونِ مکافات کی گرفت میں آکر تباہ و برباد ہوگئے اور جو سیدھا راستہ کھو کر سرگرداں پھرتے رہے اور ان کی ساری محنت رائیگاں چلی گئی۔(7)

(۲) سُوۡرَةُ الۡبَقَرَةِ

اٰیَاتُھَا ۲۸۶ — رُکُوۡعَاتُھَا ۴۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ ①

اللہ علیم و حکیم کا ارشاد ہے۔ (1)

ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۛۚ فِیۡهِ ۛۚ هُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ ②

یہ وہ ضابطۂ قوانین ہے جس کی تعلیم میں ایسی کوئی بات نہیں جو انسان کے دل میں بے یقینی، تذبذب اور کوئی نفسیاتی الجھن رہنے دے۔ یہ اُن لوگوں کو صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے جو زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات کی نشوونما کرنا چاہیں۔ (2)

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ ③

جو اعمال کے اُن نتائج پر یقین رکھتے ہیں جو ابھی مشہود صورت میں Actualise ہو کر ان کے سامنے نہیں آئے ہوتے اور جو اُس نظام کا قیام عمل میں لاتے ہیں جس میں تمام افرادِ ملّت ، اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرتے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ سامانِ نشوونما میں سے زائد از ضرورت، دوسرے ضرورت مندوں کی پرورش کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیں۔ (3)

وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ ④

جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا، اور وہ یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (4)

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ⑤

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے نشوونما دینے والے کی طرف سے

دی گئی ہدایت پر ہیں اور یہی ہیں جن کے اعمال کی کھیتیاں
پروان چڑھتی ہیں۔ (5)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

بے شک، جو لوگ وحی کی ان اقدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں اُن کو، اِن کے انکار کے تباہ کن نتائج سے متنبّہ کیا جائے یا نہ، ان کے لیے برابر ہے۔ یہ کسی حالت میں بھی ایمان نہیں لانے کے۔ (6)

ع 1 7 1 خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى أَبْصَارِهِمْ
غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ ع

سمع، بصر اور قلب سے کام نہ لینے کے باعث، اللہ تعالیٰ کے قانونِ مکافات کے مطابق ان کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے اور ان کے کانوں اور آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ ان کے لیے عظیم عذاب ہے۔ (الکہف18: 57، الجاثیة45: 23، المنافقون63: 3)۔ (7)

وقف لازم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝٨

اور لوگوں میں سے کچھ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قوانین اور یومِ آخرت پر ایمان لے آئے مگر درحقیقت، وہ ان پر ایمان نہیں رکھتے۔ (8)

يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّآ
أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝٩ ط

وہ اپنی دانست میں اللہ تعالیٰ کے دین کے نظام اور وحی کی اقدار پر ایمان لانے والوں کو اپنی منافقت مخفی رکھ کر فریب دے رہے ہوتے ہیں حال آں کہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکا دیتے ہیں اور اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔ (9)

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝١٠

ان کے دلوں کا توازن اور اعتدال بگڑا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مکافات اس عدم توازن اور الجھاؤ کو

اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ چوں کہ وہ اس قانون کو جھٹلاتے ہیں، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (10)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ معاشرے میں ناہمواریاں پیدا نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ (11)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

یادرکھو! یہی لوگ معاشرتی نظام کو درہم برہم کرنے والے ہیں لیکن شعور کی سطح پر اس بات کو سمجھتے نہیں۔ (12)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے انسان ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ان احمقوں کی طرح ایمان لائیں۔ یادرکھو! یہ خود احمق ہیں لیکن اس بات کو سمجھتے نہیں۔ (13)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

جب یہ صاحبِ ایمان لوگوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جب یہ اپنے سرکش ساتھیوں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھ ہیں۔ ہم اُن کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں۔ (14)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا مذاق اڑاتا ہے اور انہیں مزید ڈھیل، مہلت دیئے جاتا ہے اور وہ اپنی سرکشی میں حیران و سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں۔ (15)

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۖ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ ہدایت کے بجائے گمراہی اختیار کرلی۔ ان کی اس سودے بازی نے ان کو کوئی فائدہ نہیں دیا اور نہ ہی یہ ہدایت پانے والے ہیں۔ (16)
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾	ان کی مثال اُس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی، پھر اس کا ماحول روشن ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو معدوم کردیا اور انہیں اندھیرے میں چھوڑ دیا جس میں کچھ دیکھ نہیں سکتے۔ (17)
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾	نہ حق بات کو سن سکتے ہیں نہ عقل وفکر سے کام لیتے ہیں اور نہ دیکھتے بھالتے ہیں بلکہ اندھا دُھند اپنی غلط رَوِش پر چلتے جاتے ہیں۔ یہ ایسے نہیں کہ پلٹ کر صحیح رَوِش پر آجائیں۔ (البقرۃ2:171، الاعراف7:179)۔ (18)
أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ أَصَابِعَهُمْ فِىْٓ أٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾	یا جیسے بادل سے بارش برسے جس میں اندھیرا، گرج اور بجلی کی چمک ہو اور یہ، کڑک کے باعث، موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ دین کی اقدار سے انکار کرنے والوں کے اعمال کو اللہ کا قانونِ مکافات اپنی حفاظت میں لیے ہوئے ہے اور ان کے نتائج ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ (19)
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	قریب ہے کہ بجلی ان کی بینائی کو اُچک کر لے جائے۔ جب کبھی بجلی کی چمک سے ذرا راستہ روشن

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ ؑ﴿٢٠﴾

ع 2 13 2

ہو جائے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کی بینائی اور سماعت، ذرائع علم کو سلب کر لیتا۔ بلاشبہہ، ہر چیز اللہ کے قوانین کے تابع ہے جن پر اسے کامل کنٹرول حاصل ہے۔ (20)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾

اے انسانو! تمہیں چاہیے کہ اپنے نشو و نما دینے والے کے قوانین کی اتباع کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے انسانوں کو پیدا کیا، تاکہ تم تخریبی قوتوں کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رہو۔ (21)

الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠
وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

جس نے تمہارے لیے زمین کو تمہارے نیچے بچھی ہوئی بنایا اور اوپر اجرامِ فلکی بنائے اور فضائے بلند سے پانی برسایا۔ اس سے تمہارے لیے پھل میوہ جات بطورِ رزق پیدا کیے۔ سو، تم ان چیزوں کی تخلیق و عطا، اللہ کے بالمقابل ٹھیرائے ہوئے شرکاء سے منسوب کر کے ان کا مالک ان کو نہ ٹھہرا دینا حال آں کہ تم اس حقیقت کو جانتے سمجھتے بھی ہو۔ (22)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ
مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾

اور اگر تمہیں اس ضابطہء حیات پر، جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے، کوئی شک یا نفسیاتی الجھن ہو تو تم، اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس ضابطہء قانون جیسی ایک سورت ہی بنا کر لاؤ، اس کے لیے اللہ کے

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾

سوا، تم اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔ (23)
اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور ہرگز نہ کر سکو گے، تو بچو اُس آگ سے جس کا ایندھن عام لوگ ہیں اور پتھر دل لوگ بھی جو اس وحی سے انکار کرنیوالوں کے لیے تیار کی گئی ہے (اَلتّحریم 6:66)۔ (24)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ
ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ
مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾

جو اس ضابطہء حیات پر ایمان لائے اور صلاحیت پرور کام کرتے رہے، ان کو خوش خبری دے دیجیے کہ ان کے لیے ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے سیرابی کے لیے پانی موجود رہتا ہے یعنی وہ سدا بہار اور خزاں ناآشنا ہیں۔ ان میں جب انہیں پھل بطورِ رزق دیئے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے عطا کیا گیا اور انہیں اسی سے ملتا جلتا رزق دیا جاتا ہے۔ ان کے لیے ان میں پاکیزہ سیرت ساتھی ہیں اور وہاں وہ ہمیشہ رہتے ہیں (اَلطُّور 20:52)۔ (25)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ
وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وقف لازم

اللہ کو اس میں کوئی باک نہیں ہوتا کہ وہ مچھر جیسی چھوٹی چیز کی مثال بیان کرے یا اس سے بڑی چیز کی! سو، جو لوگ بلند اقدار پر ایمان رکھتے ہیں، جانتے ہیں کہ یہ ان کے نشو ونما دینے والے کی طرف سے حکمتِ الٰہی کے مقتضٰی کے مطابق ہے اور جو لوگ ان صداقتوں اور اقدار کے منکر ہیں، کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال سے مقصد کیا ہے؟ اس سے، اس طرح کثیر تعداد میں لوگ

صحیح زاویہءنظر کھودیتے ہیں اور کثیر تعداد ہدایت پالیتی ہے۔اس سے صحیح تصوّر وہی کھودیتے ہیں جو دین کے نظام (Pattern) سے گریز کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ (26)



الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷

جونظامِ الٰہی کے ساتھ پختہ عہد (التّــوبہ 9:111) کرنے کے بعد اسے توڑ ڈالتے ہیں اور اللہ نے جن رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا تھا، انہیں مُنقطع کردیتے ہیں (الــرّعــد 13:25) اور زمین میں ناہمواریاں پیدا کرتے رہتے ہیں، یہی ہیں اپنی ذات کا نقصان کرنے والے۔ (27)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۸

تم اللہ کی ہستی کا انکار کس طرح کرسکتے ہو حال آں کہ تم زندگی سے محروم تھے (الدّھر 76:1) تمہیں زندگی عطا کی گئی، پھر تمہیں اس حیاتِ ارضی میں موت دے دیتا ہے۔ پھر تمہیں زندہ کردیتا ہے (اَلْــمُؤْمِن 40:11)۔ پھر تم مکافاتِ عمل کے لیے اس کی طرف پلٹ کر جاتے ہو۔ (28)



ھُوَالَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَھُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۹ ع 3/9/3

وہی ہے جس نے اس کُرہٴ ارض پر جو کچھ ہے، تمہارے لیے پیدا کیا اور فضائے بسیط کی طرف توجّہ فرما کر اس میں متعدّد اجرامِ فلکی توازن کے ساتھ پھیلا دیئے۔ اُسے ان سب چیزوں کی کارکردگی (Functioning) کا ٹھیک ٹھیک علم ہے۔ (29)

وَاِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ جَاعِلٌ فِى الۡاَرۡضِ خَلِيۡفَةً ‌ؕ قَالُوۡٓا اَتَجۡعَلُ فِيۡهَا مَنۡ يُّفۡسِدُ فِيۡهَا وَيَسۡفِكُ الدِّمَآءَۚ وَنَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ‌ؕ قَالَ اِنِّىۡٓ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۰﴾

جب تیرے ربّ نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں زمین میں انسان کو تمکّن ، حکومت عطا کرنے والا ہوں تو انہوں نے عرض کیا کہ کیا آپ اسے تمکّن فی الارض دینے والے ہیں جو اس میں فساد مچائے گا اور خوں ریزیاں کرے گا حال آں کہ ہم تیرے پروگرام کو وجہء حمد وستائش بنانے میں انتہائی جِدّ وجُہد کرتے ، بڑی تگ و تاز کرتے اور ہمہ وقت سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ فرمایا جن حقائق کا علم مجھے ہے، تم نہیں جانتے۔ (30)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنۡۢبِـئُوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾

اور انسان میں اس کی امکانی صلاحیّت رکھ دی کہ ہر چیز کی ہیئت اور اس کے خواص (inner nature and qualities of things) کا علم حاصل کر کے اسے پہچاننے کے لیے اس کے نام رکھ سکے۔ پھر ملاٸکہ کے سامنے یہ بات رکھی اور فرمایا کہ اگر تم اپنی دانست میں سچّے ہو تو تم ان سب اشیاء کی صفات (Characteristics) بیان کرو۔ (31)

قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ لَا عِلۡمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمۡتَنَا ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳۲﴾

انہوں نے عرض کیا کہ تیری ذات ہمارے تصوّرات سے ماوراء ہے۔ جتنا علم تو نے ہمیں دیا ہے، اس کے سوا ہم کچھ نہیں جانتے۔ بے شک تو ہی علمِ کُلّی کا مالک ہے اور اپنے پروگرام کی غرض و غایت اور حکمت سے باخبر۔ (32)

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ ۙ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ
وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝٣٣

اللہ نے انسان کو حکم دیا کہ ان اشیاء کے خواص، اسماء بتادو۔ جب اس نے اشیاء کے خواص بتا دیے تو فرمایا کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں بلندیوں اور پستیوں میں مستتر ہر غیب کو جانتا ہوں اورتم، جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہواُور جو کچھ تم سے ظہور میں آرہا ہوتا ہے، میں اسے بھی جانتاہوں۔ (33)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٣٤

جب ہم نے ملاۂکہ، فرشتوں کو حکم دیا کہ انسان کے سامنے جھک جاؤ۔ انسان کی برتری کو تسلیم کرو کہ تم مجبورِ محض ہو اور یہ آزادیٔ فکر و عمل کے باوجود تعمیلِ حکم کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔ تو وہ جھک گئے سوائے ابلیس---انسان کے جذبات کے (الاعراف 11:7، الحجر 15:30-31، بنیٓ اسرآئیل 17:61، الکھف 18:50، طٰہٰ 20:116، صٓ 38:73-74)۔ اس نے اس حکم کی تعمیل سے شدّت سے انکار کیا اور سرکشی برتی اور وہ انکار کرنے والوں میں سے ہوگیا۔ (34)

وَقُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا
رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٥

ہم نے کہا اے انسان! تُو اور تیری ہم آہنگ ساتھی، بیوی جنّتِ ارضی میں رہو اور جہاں سے جی چاہے، فراغت سے کھاؤ اور شجر - - - باہمی اختلاف و افتراق ــــ کے قریب بھی نہ جانا (الاعراف 7:19) ورنہ اپنی ذات کا نقصان کرنے والوں میں سے

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

ہو جاؤ گے☆ (35)

لیکن شیطان، انسان کے سرکش و مفاد پرستانہ جذبات نے ان دونوں سے لغزش کرادی اور جہاں وہ تھے، وہاں سے دونوں کو نکلوادیا اور اس طرح وہ جنّتی زندگی ان سے چھن گئی۔ ہم نے انہیں کہا کہ اب تم اس مقامِ بلند سے گر گئے ہو۔ تم اختلاف وافتراق کے باعث، ایک دوسرے کے باہمی دشمن بن گئے ہو (البقرۃ2:38، الاعراف 7:24، طٰہٰ 20:123)۔ اب تمہیں، حیاتِ ارضی میں ایک مدّت تک قیام کرنا اور سامانِ زندگی سے تمتّع (لطف اندوز ہونا) کرنا ہے۔ (36)

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

سو، انسان نے اپنے ربّ کی طرف سے بذریعہ وحی، مختلف معاملاتِ زندگی کی بصیرت حاصل کرلی۔ اس کے ربّ نے اس کی طرف توجہ فرمائی۔ وہ یقیناً توجّہ فرمانے والا اور سامانِ رحمت عطا فرمانے والا ہے۔ (37)

☆انسان اوراس کی زوج، بیوی دراصل مرد اور عورت پر مشتمل پورے انسانی معاشرے کے دو نمائندہ (Representative) نام ہیں۔ انسان اور اس کی بیوی سے ہم کلام ہوتے ہوئے قرآن، گویا اس ابتدائی عہد کے پورے معاشرے سے مخاطب ہے جو زمین اور اس کی پیداوار کی ملکیّت پر تیری اور میری کے اختلاف وافتراق (البقرۃ2:22) کی وجہ سے اپنی جنّتی زندگی کو جہنّم زار بنا چکا تھا۔ سارے کُرّۂ ارض پر بافراط سامانِ زیست، ایک آدم اور اس کی بیوی کے لیے کیا کم تھا کہ وہ ''میری اور تیری'' کے اختلاف وافتراق میں پڑ جاتے؟ وحی کی رہنمائی اور دین کے نظام سے منہ موڑ کر آج کا معاشرہ بھی جہنّم کی تصویر پیش کر رہا ہے۔
(الاعراف7:128، الرَّحمٰن 55:10، عَبَسَ 80:32)

حق زمیں را جز متاعِ ما نگفت — ایں متاعِ بے بہا مفت است مفت
دِہ خدایا! نکتۂ از من پذیر — رزق و گور از وَے بگیر اُو را مگیر
باطنِ الارضُ لِلّٰہ ظاہر است — ہر کہ ایں ظاہر نہ بیند کافر است

علامہ اقبالؒ (جاویدنامہ)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

ہم نے کہا کہ تم سب ہی اس مقامِ بلند سے گر گئے ہو۔ اب تمہارے پاس میری طرف سے انبیاء کی وساطت سے رہنمائی آتی رہے گی۔ سو، جو میری رہنمائی کے مطابق چلے گا اسے نہ کوئی خارجی خوف ہوگا اور نہ داخلی حُزن۔ (38)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
ع 4 10 4 هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

جن لوگوں نے ہماری رہنمائی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور ہمارے قوانین کو جھٹلاتے رہے وہ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (39)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾

اے بنی اسرآئیل! تم اُس پُرنعمت زندگی کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی تھی۔ اب بھی تم میرے ساتھ احکام کی اتّباع کا کیّا ہوا عہد پورا کرو، میں بھی اعمالِ صالحہ کے خوشگوار نتائج کا عہد پورا کروں گا اور تم میرے قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ڈرتے رہو اور قانون شکنی سے محتاط رہو۔ (40)

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ
فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

اور اس ضابطہءحیات پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا ہے اور جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ضابطہءحیات کی صداقتوں کی، اپنے عملی نظام سے تصدیق کرنے والا ہے۔ اس کا دوسروں سے پہلے تمہی انکار نہ کرنے لگ جاؤ اور میرے احکام کے عوض حقیر سے دنیاوی مفادات حاصل نہ کرو اور صرف میرے ہی قوانین کی نگہداشت کرتے رہو۔ (41)

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ
تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٢﴾

اور حق کے ساتھ اپنے خودساختہ باطل نظریات خلط ملط نہ کرو اور اس طرح حق کو چھپاؤ نہیں۔ تم حقیقت میں اس بات کو جانتے بھی ہو۔ (42)

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾

دین کا نظام قائم کرو اور انسانیت کو سامانِ نشو ونما مہیّا کرو اور اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے والوں کے ساتھ تم بھی اسی طرح قوانینِ الٰہی کی اطاعت کرو اور جھک جاؤ۔ (43)

اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ
الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٤٤﴾

کیا تم لوگوں کو حسنِ سلوک، وسعتِ ظرف اور کشادگیٔ نگاہ کی تلقین کرتے ہو اور اپنی ذات کے بارے میں بے اعتنائی برتتے ہو، اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حال آں کہ تم کتاب اللہ کو پڑھتے بھی رہتے ہو؟ کیا تم عقل وفکر سے کام نہیں لیتے؟ (44)

وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى
الۡخٰشِعِيۡنَ ۙ﴿٤٥﴾

کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی اور استقامت کے ذریعے اپنی ذات میں اعتدال اور پختگی (Balanced Development) طلب کرو۔ یہ دونوں باتیں کٹھن اور گراں ہیں بجز اُن کے لیے جو قلبِ سلیم کے ساتھ اللہ کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ (البقرة 2:153)۔ (45)

ربع الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ
ع 5 7 5 رٰجِعُوۡنَ ﴿٤٦﴾

جنہیں یقین ہے کہ وہ اپنے اعمال کے لیے اپنے ربّ کے سامنے جواب دہ ہیں، اور اُن کا ہر قدم ہر لحظہ اُسی کی طرف اٹھ رہا ہے۔ (46)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾	اے بنی اسرائیل! تم ان نعماء اور آسائشوں کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کیں اور تمہیں اقوامِ عالم میں ممتاز حیثیت دی (البقرۃ 122:2)۔ (47)
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾	اور اُس دن کے لیے اپنے بچاؤ کی خاطر کچھ کرلو جب کوئی شخص کسی کے کچھ کام نہیں آتا اور نہ اُس سے کوئی سفارش قبول کی جاتی ہے اور نہ اُس سے کچھ معاوضہ لے کر اسے چھوڑ دیا جاتا ہے اور ان کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ (48)
وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾	یاد کرو جب ہم نے تمہیں قومِ فرعون سے نجات دلائی جو تمہیں طرح طرح کے عذاب دیا کرتی تھی۔ جو تمہارے بیٹوں کو تو قتل کر دیا کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیا کرتے تھے (الاعراف 141:7، القصص 9،4:28، اَلمُؤمِن 25:40)۔ یوں آزادی ملنے پر تمہارے ربّ کی جانب سے تمہاری سیرت اور ذات کی نمود اور بازآفرینی کے بڑے مواقع تھے۔ (49)
وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾	اور جب ہمارے قانون کے مطابق، دریا خشک ہوگیا (طٰہٰ 77:20، اَلشّعراء 63:26، اَلدُّخان 24:44) تو ہم نے تمہیں بچالیا (الاعراف 138:7، یونس 10: 90) اور آلِ فرعون کو غرقِ آب کر دیا اور تم اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہے تھے۔ (50)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ﴿۵۱﴾

جب ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو چالیس راتوں کے لیے تم سے الگ کیا تو اس کے جانے کے بعد، تم نے بچھڑے، مصری دیوتا کی پرستش شروع کردی اور تم نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے قوانین کی اتباع سے الگ کرلیا اور اپنے جذبات کے پیچھے لگ گئے۔ (51)

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿۵۲﴾

پھر بھی ہم نے تمہاری اس غلط رَوِش سے درگزر کیا تاکہ تم اپنی صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما کرلو۔ (52)

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴿۵۳﴾

اور ہم نے موسیٰ علیہ السّلام کو ایسا ضابطہء قوانین دیا جو حق اور باطل کو نکھار کر الگ کر دینے والا تھا تاکہ راہِ حیات تم پر روشن ہو جائے۔ (53)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴿۵۴﴾

اور جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم نے بچھڑے کی پرستش کر کے اپنی جانوں پر ظلم ڈھایا۔ سو، اپنے خالق کے قوانین واحکام کی طرف رجوع کرو اور اس کے قوانین کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دو۔ تمہارے خالق کے نزدیک یہ عمل تمہارے لیے شرف، برتری اور فضیلت والا ہے۔ لہٰذا، اللہ تعالیٰ تمہاری طرف توجّہ فرما ہوا۔ یقیناً وہ سامانِ رحمت لیے متوجّہ ہونے والا ہے۔ (54)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴿۵۵﴾

اور جب تم نے موسیٰ علیہ السّلام سے کہا کہ ہم جب تک اللہ کو بے نقاب نہ دیکھ لیں، تمہاری بات نہ مانیں گے تو ایک گرج دار آواز نے تمہیں آن پکڑا۔ تم بے ہوش

ہو کر گر پڑے۔ تم کھلی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ (55)

ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝٥٦

پھر ہم نے تمہیں غشی، بے حواسی کی حالت سے اٹھا کھڑا کیا تا کہ تم معمول کی زندگی بسر کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کی بھرپور نشو ونما کرسکو۔ (56)

وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡٓا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ۝٥٧

ہم نے تمہارے اوپر بادلوں کو سایہ فگن کر دیا اور کھانے کو مَنّ وسلوٰی۔ پرندوں کا گوشت اور نباتاتی شیرینی، تُرَنجبین عطا کی جو تمہارے لیے وجہِ تسلّی تھی اور کہا کہ ہم نے تمہیں جو پاکیزہ اور مرغوبِ طبع سامانِ رزق عطا کیا ہے، اس میں سے کھاؤ پھر بھی تم نے ہمارے قوانین کی خلاف ورزی Violation کی۔ حقیقت میں تم نے اپنے اوپر زیادتی کر کے اپنی ذات کا نقصان کر لیا۔ (57)

وَاِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝٥٨

جب ہم نے تمہیں کہا کہ اس بستی، فلسطین میں داخل ہو جاؤ اور جہاں سے جی چاہے، فراغت سے کھاؤ پیو اور اطاعت اور جذبۂ فرماں پذیری کے ساتھ یہ دعا کرتے ہوئے داخل ہونا کہ اب ہمارا رختِ سفر ہماری سواریوں سے اتر جائے اور دشت نوَردی ختم ہو جائے، ہم سے ہماری خطا معاف ہو جائے اور ہم اپنی قیام گاہوں میں سکون کی زندگی بسر کرسکیں۔ ہم نے تمہاری خطاؤں سے درگزر کی۔ ہم حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو اس سے زیادہ بھی دیتے

ہیں۔ (58)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝٥٩

لیکن ان سرکش لوگوں نے ہمارے بتائے ہوئے پروگرام کو چھوڑ کر اپنا راستہ اختیار کرلیا تو ان ظالموں پر خارجی حوادث سے ایسی تباہیاں آئیں جن سے ان کے پائے استقلال میں لغزش آگئی۔ یہ اس لیے کہ وہ ہمارے تجویز کردہ ڈسپلن کو توڑ کر باہر چلے گئے تھے۔ (59)

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٦٠

اور جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم کے لیے پانی کی اِستدعا کی تو ہم نے اسے کہا کہ اپنی جماعت کو اُس چٹان کی طرف لے جاؤ۔ کھدائی کر کے مٹّی ہٹانے پر وہاں سے بارہ چشمے دریافت ہوئے۔ ہر قبیلے نے اپنا اپنا چشمہ نامزد کرلیا (الاعراف 160:7)۔ ہم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ سامانِ معیشت سے استفادہ کرو اور زمین میں فساد پیدا کر کے اس کا شیرازہ نہ منتشر کرتے پھرو۔ (60)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۚ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

جب تم نے موسیٰ علیہ السّلام سے کہا کہ ہم ایک ہی کھانے پر ہمیشہ نہیں رہ سکتے۔ اپنے ربّ سے درخواست کرکے زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں مانگو جیسے سبزیاں ترکاریاں، کھیرے، گیہوں، مسور، پیاز وغیرہ۔ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا تم اچھی چیزوں کے بدلے ادنیٰ چیزیں مانگتے ہو۔ کسی شہر میں جا رہو۔ وہاں

ع 7 2 7 يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾

تمہیں حسبِ تمنّا یہ سب مل جائے گا۔ان پر ذلّت اور محتاجی مسلّط ہوگئی اوروہ اللّٰہ کی سزا کے مستحق ہوگئے۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے قوانین واحکام کوتسلیم کرنے سے انکار کرتے اورحق سے ہٹ کرانبیاء کی تذلیل وتحقیر کیا کرتے۔ وجہ یہ تھی کہ نافرمانی کرتے ہوئے حدود شکنی کرتے تھے۔ (61)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی
وَالصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ
یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

جو لوگ مستقل اقدارِ حیات پر ایمان لائے، یہودی ہوں، نصرانی یا یہودیوں سے نکلے ہوئے صابی، جو بھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیّت اور یومِ مکافاتِ عمل، آخرت پر ایمان رکھیں اورایسے کام کریں جن سے انسانی ذات کی صلاحیّتیں بیدار ہوجائیں اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا ہوجائے، ان کے لیے ان کے نشوونما دینے والے کے یہاں عظیم اجر ہے۔ نہ انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ حُزن (المآئدۃ5:69)۔ (62)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ
اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾

اور یاد کرو جب تم دامنِ طور میں تھے اور ہم نے تمہیں ضابطہء قوانین دے کر تم سے عہد لیا تھا کہ تم اس کو مضبوطی سے with a strong mind and will تھامے رہو اور، جو تعلیم اس میں ہے، اسکو پیشِ نظر رکھو، تا کہ تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو۔ (63)

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٤﴾

لیکن تم اس کے بعد اس عہد سے پھر گئے۔ تو اگر تم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور احسان نہ فرمایا ہوتا تو تم یقیناً

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ۟

تباہ و برباد ہو جاتے۔ (64) اور تم ان کو جانتے ہو جنہوں نے سَبت، کاربارِ حیات سے چھٹی اور عبادت کے دن مچھلیاں نہ پکڑنے کے حکم کو توڑا (النِّساء 4:154، الاعراف 7:163، اَلنّحل 16:124) تو ہم نے انہیں کہا کہ اب ذلیل بندر ----- ذلّت کے چلتے پھرتے پیکر بن جاؤ (المآئدۃ 5:60، الاعراف 7:166)۔ (65)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَ مَا خَلْفَهَا وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ۟

لہٰذا ہم نے اُن کی سزا کو اُن کے ہم عصروں اور بعد میں آنے والوں اور ان کے لیے جو تباہیوں سے بچنا چاہیں، باعثِ عبرت بنا دیا۔ (66)

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۟

جب موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سانڈ بیل کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہم سے ہنسی مذاق کر رہے ہیں؟ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اگر میں جاہلوں کی سی باتیں کروں۔ (67)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۟

انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ سے پوچھو کہ ذرا ہمیں واضح طور پر بتا دے کہ وہ سانڈ بیل کیسا ہونا چاہیۓ؟ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سانڈ بیل نہ عمر رسیدہ ہو اور نہ نوجوان، اس کے بَین بَین یعنی ادھیڑ عمر کا۔ تو جو حکم دیا گیا ہے، کر دو۔ (68)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ

انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ سے پوچھیۓ کہ ذرا واضح طور

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾

پر بتا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زرد رنگ کا سانڈ بیل ہو، شوخ زرد رنگ کا جو دیکھنے والوں کو اچھا لگے۔ (69)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ سے پوچھئے کہ وہ وضاحت سے بتا دے کہ وہ سانڈ بیل کیسا ہو؟ ہمارے یہاں سانڈ بیل ملتے جلتے سے ہیں۔ اس لیے بات مشتبہ رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم ضرور معلوم کر لیں گے۔ (70)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا
تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ
بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع 8 10 8

موسیٰ علیہ السّلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سانڈ بیل ایسا ہے کہ نہ اسے ہل میں جوتا گیا ہو اور نہ کنویں پر چلایا گیا ہو، صحیح سالم ہو اور بے داغ۔ انہوں نے کہا کہ اب تُو نے ٹھیک پتا بتایا۔ انہوں نے ذبح تو کر دیا حال آں کہ وہ ایسا کرنا نہ چاہتے تھے۔ (71)

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾

تم لوگوں نے اپنی دانست میں تو ایک انسان کو قتل کر ڈالا تھا (متّی باب 27، آیت 35)۔ پھر اس قتل کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے جرمِ قتل ایک دوسرے پر ڈالنے لگے۔ جس بات کو تم چھپا رہے تھے، اللہ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ (72)

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾

ہم نے حکم دیا کہ اس مقتول کا موازنہ کسی دوسرے جزوی طور پر مردہ انسان کی حالت سے کرو۔ وہ مرا ہوا

لگا، حقیقت میں قتل نہیں ہوا تھا۔ انہیں ایسا شبہ ہوا تھا(النِّساء 157:4)۔یوں، اللہ نے اسے زندہ کر دکھایا جسے تم مردہ خیال کر بیٹھے تھے۔ وہ توطبعی موت سے ہم کنار ہوا تھا(المآئدۃ117:5)۔اس طرح وہ تمہیں اپنے قوانین کا مشاہدہ کراتا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ۔ (73)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۝

پھراس کے بعدتمہارے دل سخت ہوگئے۔سو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ سختی میں ان سے بھی زیادہ۔ اور یقیناً پتھروں میں ایسے بھی ہیں جن سے نہریں بہہ نکلتی ہیں، اور یقیناً ان میں ایسے بھی جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکل آتا ہے اور ان میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عظمت کے باعث طاری خوف سے گر جاتے ہیں،ان میں نرمی آجاتی ہے۔لیکن تمہارے دل ان خصوصیات سے عاری ہیں۔ اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ (74)

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝

کیاتمہیں اس بات کی قوی اُمّید ہے کہ یہ لوگ تمہاری طرف سے پیش کردہ حق پر ایمان لے آئیں گے حال آں کہ ان میں ایک گروہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کوسنتا ہے۔ پھر سمجھ لینے کے بعد، اس میں تحریف کر رہے ہیں۔(المآئدۃ13:5، 41) حال آں کہ وہ اس بات کوجانتے ہیں۔ (75)

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ
إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾

اور جب یہ لوگ اہلِ ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ان صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں اور جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم ان باتوں کو جنہیں اللہ نے تم پر واضح کیا ہے، ان کو بتا دیتے ہو تا کہ انہیں اپنے ربّ کے دلائل کے طور پر پیش کر کے ہم سے بحث مباحثہ کریں؟ کیا تم اس بات کو سمجھ نہیں رہے؟ (76)

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾

بھلا وہ جانتے نہیں کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں یا ظاہر کرتے ہیں اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (77)

النصف

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ
إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾

اور ان میں کچھ اَن پڑھ یہود ایسے ہیں جو اس کتاب کو نہیں سمجھتے بجز اس کے کہ اپنی جھوٹی آرزوؤں کی پیروی کرتے ہیں اور صرف اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ (78)

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ
هَٰذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ
مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾

تباہی اور بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو کتاب کو اپنے ہاتھوں سے لکھ لیتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تا کہ اس سے آخرت کے نہ ختم ہونے والے اجر کے مقابلے میں تھوڑا سا دنیاوی مفاد حاصل کر لیں۔ جو کچھ ان کے ہاتھوں نے لکھا ان کے لیے باعثِ بربادی ہے اور جو کچھ انہوں نے earn کیا باعثِ تباہی ہے۔ (79)

وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً ۚ قُلْ
أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ

کہتے ہیں کہ ہم گنتی کے چند دن جہنّم میں رہیں گے۔ (اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) ان سے پوچھو کہ کیا تم

تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾

نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کا عہد لیا ہوا ہے کہ اللہ اپنے عہد کے خلاف نہیں کرے گا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ کے بارے میں وہ باتیں کہہ رہے ہو جن کی حقیقت تم سمجھتے نہیں۔ (80)

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾

ہاں! جو معاشرے میں ناہمواریاں پیدا کرتا ہے تو اس کی خطا کاریاں اسے گھیر لیتی ہیں۔ ایسے ہی لوگ اہلِ جہنّم ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ (81)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
ع 9 11 9 الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾

اور جن لوگوں نے ابدی صداقتوں پر یقین رکھا اور ایسے کام کرتے رہے جن سے انسانی ذات کی صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور معاشرے میں ہمواریاں پیدا ہوں ان کے لیے جنّتی زندگی ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ (82)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کے احکام وقوانین کی اطاعت نہیں کرو گے اور والدین سے حسنِ سلوک رکھو گے اور رشتہ داروں اور معاشرے میں تنہا رہ جانے والوں، اور اُن لوگوں کی کمیاں کمزوریاں دور کرو گے جن کا چلتا ہوا کاروبار رُک جائے اور لوگوں سے حسن کارانہ انداز سے پیش آؤ گے اور دین کا وہ نظام قائم کرو گے جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کے قوانین کا اتباع کرتے ہوئے اپنی ذات کی تکمیل کر سکیں اور انہیں سامانِ نشو ونما بہم پہنچتا رہے۔ پھر تم،

ماسوائے ایک قلیل تعداد کے، اس عہد سے پھر گئے اور تم
ہو ہی عہد سے ہٹ جانے والے۔ (83)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾

اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ تم باہم خوں ریزیاں نہیں کرو گے اور اپنے بھائی بندوں کو اُن کے گھروں سے نہیں نکالو گے۔ تم نے اس بات کا اقرار کیا تھا اور تم اس بات کو تسلیم بھی کرتے ہو۔ (84)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا
مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ز تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ط وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى
اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾

تم وہی ہونا جو باہم خوں ریزیاں کرتے (shedding each other's blood) اور اپنوں میں سے ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکال دیتے ہو؟ انہیں کمزور کرنے کے لیے، ان کے خلاف، جرم اور حدود شکنی کرتے ہوئے، اپنے حلیفوں کی مدد کرتے ہو۔ اور اگر یہ تمہارے پاس قیدی بن کر آجائیں تو فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالآں کہ تمہیں ان کے گھروں سے نکالنے سے منع کیا تھا۔ اس طرح، کیا تم اللہ کی کتاب کے ایک حکم کو مانتے ہو اور دوسرے سے انکار کر دیتے ہو؟ تم میں سے جو ایسا کرتا ہے اس کی سزا دنیا میں ذلّت و رسوائی اور زندگی کی نُعما سے محرومی اور آخرت کی زندگی میں سخت عذاب سے دوچار کیا جانا ہے۔ جو کچھ تم کرتے رہتے ہو، اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔ (85)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے مستقل اور غیر

10 4 10 يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾

منقطع ثمرات کے بجائے، عارضی دنیاوی مفاداتِ عاجلہ حاصل کرلیے ہیں۔ ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جاتی اور نہ اس عذاب کے دور کرنے میں ان کا کوئی مددگار رہوتا ہے۔ (86)

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾

ہم نے بلاشبہ، موسیٰ علیہ السّلام کو ضابطۂ زندگی عطا کیا اور یہ سلسلہ اس کے بعد، یکے بعد دیگرے، آنے والے رسولوں عَلَیۡہِمُ السّلام کی وساطت سے جاری رہا۔ اور عیسیٰ ابنِ مریمؑ کو بھی ہم نے واضح دلائل و براہین دیے تھے اور اسے مقدّس وحی، توریت و انجیل کے احکام کے ذریعے تقویّت و تائید عطا کی۔ تو جب بھی کوئی رسول تمہارے پاس آیا تم نے اپنی پست تر خواہشات اور رجحان کے مطابق اسے پسند نہ کیا اور اکڑ گئے۔ تم میں سے کچھ لوگوں نے اسے جھوٹا کہا اور کچھ اس کے قتل کے درپے ہوگئے۔ (87)

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

یہود کہنے لگے کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اس لیے تمہاری باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے انکار کی وجہ سے ان پر اللہ کی لعنت---یعنی یہ اللہ کی طرف سے زندگی کی انسانیت ساز سرفرازیوں سے محروم ہوگئے ہیں۔ ان میں سے بہت کم ابدی صداقتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ (88)

وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ

جب تک ان کے پاس اللہ کی طرف سے ضابطۂ قوانین

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾

نہیں آیا تھا جو اپنے عملی نظام سے، ان کے ہاں پہلے سے موجود تعلیم کی تصدیق کرنے والا تھا اور یہ پہلے خود کُفّار سے بیان کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ آ گیا تو اُسے سمجھنے پہچاننے کے باوجود تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ سو، ان کافروں پر اللہ کی لعنت---یعنی انہوں نے اللہ کی طرف سے ملنے والی زندگی کی شادابیوں سے اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ (89)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا
اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾

اس حسد کے باعث کہ اللہ نے یہ وحی کسی غیر اسرائیلی پر کیوں نازل فرمائی، انہوں نے اس کا انکار کر کے اپنی زندگیوں کے عوض کتنا بُرا سودا کیا۔ حال آں کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، اپنے فضل سے، نزولِ وحی کر دے۔ لہٰذا، وہ زندگی کی سعادتوں سے سراسر محرومی کے مستحق بن گئے۔ ابدی صداقتوں سے انکار کرنے والوں کے لیے ذلّت آمیز عذاب ہی ہوا کرتا ہے۔ (90)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اُسی پر ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل کیا گیا اور اس کے علاوہ کسی اور نازل کردہ وحی کو تسلیم نہیں کرتے حال آں کہ وہ قرآن مجموعہء حق ہے اور ان کے پاس موجود تعلیمِ وحی کی، اپنے عملی نظام سے، تصدیق کرنے والا بھی۔ (اے نبی

صلّی اللہ علیہ وسلّم !) ان سے پوچھو کہ اگر تم صاحبِ ایمان ہوتو بتاؤ کہ تم پہلے اللہ کے نبیوں کی تحقیر وتذلیل کیوں کرتے تھے اور ان کی جان کے درپے کیوں ہوجایا کرتے تھے؟ (91)



وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

تمہارے پاس موسیٰ علیہ السّلام واضح اور روشن دلائلِ وحی لے کر آیا تو تم نے، اس کے کوہِ طور پر جانے کے بعد، گوسالہ پرستی شروع کردی۔ اس طرح تم نے سرکشی کرتے ہوئے احکامِ الٰہی کو دوسری طرف ڈال دیا اور اپنی خواہشات کی پَیروی کرنے لگے۔ (92)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْاؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَاۗ وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

جب کوہِ طور تمہارے اوپر سایہ فگن تھا، ہم نے تم سے یہ عہد لیا کہ ہم نے جو ضابطہء قانون تمہیں دیا ہے اس سے مضبوطی سے متمسّک رہنا اور اسے اچھی طرح سن لو، سمجھ لو۔ تم نے کہا کہ ہم نے سن لیا ہے، سمجھ لیا ہے مگر مانیں گے نہیں۔ تمہارے انکار کے باعث گوسالہ پرستی تمہارے دلوں کی گہرائیوں میں اتر گئی تھی۔ اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم ! ان سے کہہ کہ اگر تم مومن ہوتو سوچو کہ افسوس ! تمہارا ایمان تمہیں کیسی بری بات کرنے کے لیے کہتا ہے۔ (93)

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !) ان سے کہہ کہ اگر دوسرے انسانوں، غیر اسرائیلیوں کے سوا، آخرت کا گھر جنّت، اللہ کے یہاں، صرف تمہارے ہی لیے مخصوص ہے، تو اس

کے حصول کے لیے مرنے کی تمنا کرو اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو(اَلْجُمُعَةِ 6:62)۔(94)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

انہوں نے دارالآخرۃ کا مستحق بننے کے لیے جو اعمال کیے ہیں یہ ان کی وجہ سے مرنے کی تمنا ہرگز نہیں کریں گے۔ اللہ، قانون شکن لوگوں کو خوب جانتا ہے۔(95)

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ع

(اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم!) تو یقیناً انہیں، سب لوگوں سے حتیٰ کہ مشرکوں سے بھی بڑھ کر اس زندگی کا حریص پائے گا۔ ان میں سے ہر ایک آرزو رکھتا ہے کہ اے کاش! اسے ہزار سال کی عمر مل جائے۔ یہ بات اسے عذاب سے بچا نہیں سکتی اگر وہ لمبی عمر بھی جیتا رہے۔ جو کچھ یہ کرتے رہتے ہیں، اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔(96)

ع 11 10 11 معانقة 2 عند المتاخرين 12

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰي قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَھُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ جبریل علیہ السّلام پر معترض کیوں ہوتے ہو کہ وہ کسی غیر اسرائیلی کے پاس وحی لے کر کیوں آ گیا۔ اس نے تو اللہ کے حکم پر تیرے قلب پر وحی نازل کی ہے جو اپنے عملی نظام سے اُس وحی کو سچ کر کے دکھانے والی ہے جو ان کے پاس پہلے سے موجود ہے۔ یہ ہدایت، اور مومنین کے لیے بہترین نتائج کی خوش خبریوں کا سرچشمہ ہے۔(97)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

جو کوئی ضابطہء قانون دینے والے اللہ پر، وحی لانے والے جبریل علیہ السّلام پر، وحی انسانوں تک پہچانے

	والے اللہ کے رسولوں پر اور تدبیراتِ الٰہی کو بروئے کار لانے والے ملائکہ پر اور میکائیل علیہ السّلام پر اعتراض کرتا ہے تو اللہ ان کافروں کو سزا دینے والا ہے۔ (98)
وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝٩٩	اے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم! ہم نے تیری طرف وحی کے ذریعے واضح دلائل نازل کئے، ان کو تسلیم کرنے سے صرف وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو قوانین کے Pattern، نظم کو توڑ کر باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (99)
اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٠	یہاں تک کہ جب کبھی انہوں نے کسی سے عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اسے توڑ ڈالا۔ بلکہ ان کی اکثریّت ابدی اقدار پر ایمان ہی نہیں رکھتی۔ (100)
وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠١	اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول ایسا ضابطہء قانون لے کر آیا جو اپنے عملی نظام سے ان کے پاس پہلے سے موجود وحی کی صداقتوں کی تصدیق کرنے والا تھا، تو اہلِ کتاب میں سے ایک فریق نے اللہ کی اس کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا گویا وہ اس کو کوئی اہمیّت ہی نہیں دے رہے۔ (101)
وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا	اور یہ یہود، شیاطین یعنی مخالفینِ دین کی طرف سے سلیمانؑ کی نبوّت کے خلاف کِذب بیانی اور افسانہ طرازی کے پیچھے لگ گئے۔ حال آں کہ سلیمانؑ نے وحی کی صداقتوں کو چھپایا نہ ان سے انکار کیا (سلاطین

نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ
عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

(4/11) بلکہ دین کے مخالف سرغنوں نے ان صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کیا اور وہ لوگوں کو دقیق اور لطیف انداز میں دھوکے کی باتیں سکھاتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ بابل میں مبیّنہ ہاروت و ماروت فرشتوں پر کچھ نازل نہیں کیا گیا اور نہ وہ دونوں، کسی فردِ واحد کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ ''ہم ایک فتنہ ہیں، لہٰذا تُو وحی کی صداقتوں کا منکر ہوجا''۔ وہ یہود مبیّنہ طور پر ان دونوں سے ایسی باتیں سیکھتے تھے جن سے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی پڑ جائے۔ یہ یہود ان باتوں سے کسی کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے ماسوائے اس کے جو اللہ کے قانون کے مطابق کسی کو پہنچے۔ یہ جو کچھ سیکھتے ہیں، اس سے انہیں کچھ نقصان ہی ہوتا ہے، فائدہ نہیں پہنچتا۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو شخص ایسے مفادات کا سودا کرتا ہے اس کا اُخروی زندگی میں کوئی حصّہ نہیں۔ اور یہ غلط قیمت ہے جس کا انہوں نے اپنی ذات کے عوض سودا کیا ہے۔ کاش! یہ اس حقیقت کو سمجھتے۔ (102)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ ع 12 7 12
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ع

اگر وہ مستقل اقدارِ وحی (Permanent Values) پر ایمان رکھتے اور اللہ کے قوانین سے ہم آہنگ رہ کر زندگی بسر کرتے تو اللہ کے ہاں ان کے لیے بہتر اجر تھا۔ کاش! وہ یہ بات جان لیتے۔ (103)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو! یہود کی طرح ''رَاعِنَا'' مت کہو یعنی یہ

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

مت کہو ''تم ہمیں احکام میں کچھ رعایت کرو'' (اَلنِّساء 46:4) اور ''اُنْظُرْنَا''، کہو یعنی کہو ''ہم پر نگرانی رکھیے تا کہ ہم بے راہ نہ ہو جائیں'' اور آپؐ کی طرف سے اللہ کے احکام سن کر ان کی اطاعت کیا کرو۔ کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (104)

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

اہلِ کتاب میں سے جو قرآن کی ابدی صداقتوں کو تسلیم نہیں کرتے اور، مشرکینِ عرب بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہیں تمہارے ربّ کی طرف سے وحی عطا ہو۔ اللہ وحی کی رحمت کے لیے جسے چاہتا ہے، مختص کر لیتا ہے اور اللہ عظیم نعمتوں کا عطا کرنے والا ہے۔ (105)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

قبل از قرآن کے جس حکم کو ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے فراموش کرا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسا دے دیتے ہیں (اَلنّحل 101:16)۔ اے مخاطب! کیا تُو نہیں جانتا کہ اللہ کی ازلی و ابدی قدرت ہر معاملے کو محیط ہے۔ (106)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

کیا تجھے علم نہیں کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں کامل اقتدار اللہ کا ہے۔ اللہ کے سوا کون ہے جو تمہارا کارساز اور مددگار ہو سکے۔ (107)

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے اس طرح کی باتیں پوچھو جس طرح کی اس سے پہلے موسیٰ علیہ السّلام سے اُن کی قوم کی طرف سے پوچھی جاتی تھیں۔ جس نے

ایمان کو کفر سے بدل لیا تو وہ اعتدال کی سیدھی راہ کھو بیٹھا۔(108)

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾

اہلِ کتاب میں سے اکثر یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان کو کفر کی طرف پھیر دیں، محض حسد کی بناء پر اور حق نکھر کر ان کے سامنے آجانے کے بعد۔ لہٰذا، تم ان سے درگزر کرو اور ان سے اعراض برتو یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ آجائے۔ بے شک، اللہ نے ہر چیز کے لیے قوانین مقرّر کر رکھے ہیں جن پر اسے کامل کنٹرول حاصل ہے۔(109)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾

تم دین کا نظام قائم کرو اور ہر فردِ معاشرہ کو زکٰوۃ ----- سامانِ نشوونما بھی بہم پہنچاؤ۔ تم جو بھی عملِ خیر اپنی ذات کے لیے مستقبل کی زندگی کی خاطر آگے بھیجو گے، اسے اللہ کے یہاں سے پالو گے۔ تمہارا ہر عمل اللہ کی نگاہ میں ہے۔(110)

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾

کہتے ہیں کہ جنّت میں سوائے یہود و نصاریٰ کے کوئی داخل نہ ہوگا۔ یہ محض ان کی جھوٹی آرزوئیں ہیں۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! انہیں کہہ دے کہ اگر تم اپنے اس دعوے میں سچّے ہو تو اس کے لیے دلائل و براہین پیش کرو۔(111)

ع 13 9 13
بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ
رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾

ہاں! جس نے اپنی پوری ذات کو اللہ کے قوانین کے سامنے جھکا دیا، surrender کر دیا اور اپنی زندگی

حسن کارانہ انداز سے بسر کی تو اس کا اجر اس کے ربّ
کے ہاں محفوظ ہوتا ہے اور اسے کسی نقصان کا خوف ہوتا
ہے اور نہ کسی حق تلفی Curtailment کا۔ (112)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ
قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

یہودی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کے مذہب کی بنیاد کسی ابدی
حقائق پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہودیوں کے
مسلک میں کوئی سچّائی نہیں حال آں کہ دونوں کتاب،
عہد نامہ عتیق وجدید، پڑھتے ہیں۔ اسی طرح کی باتیں
وہ لوگ کہتے ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے۔ سو، جن
امور میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، اللہ نتائجِ اعمال کو
سامنے لانے کے لیے، مرنے پر فوراً یک بارگی اُٹھا
کھڑا کرنے کے دن، ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا
ہے۔ (113)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا
اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ
يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ
کے قوانین کا ذکر کرنے سے روکے اور ان مراکز کی
تخریب کے لیے کوشاں ہو۔ ایسے لوگوں کے لیے
مناسب یہی تھا کہ وہ تخریبی کاموں کے نتائج سے
ڈرتے ہوئے ان مسجدوں میں داخل ہوتے۔ ان کے
لیے اس دنیا کی ذلّت و رسوائی ہے اور آخرت کا عظیم
عذاب بھی۔ (114)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

مشرق ہو یا مغرب، اللہ کائنات کی ہر سمت اور جہت
میں موجود ہے۔ پس تمہاری جِدّ وجُہد کا رخ جس سمت کو

بھی ہوگا وہ اُسی منزل کی سمت ہوگی جدھر اللہ کے قوانین لے جانا چاہتے ہیں ، بے شک اللہ کا نظام ، علم اور وسعتوں کے اعتبار سے کائنات کو محیط ہے۔(115)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۱۱۶﴾

نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ کا ایک بیٹا بھی ہے (بنی اسرآئیل 40:17، 111 ، مریم 35:19، 88، الکہف 4:18)۔ وہ تو تمہارے ان تصوّرات سے بہت بلند ہے۔ بلکہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے، سب اس کے قوانین کے تابع ہے۔ سب، اپنی قوّتوں کو ضائع کیے بغیر اُسی کے قوانین کے مطابق صرف کرتے ہوئے اس کے مقرّر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرمِ عمل ہیں۔(116)

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

اللہ، کائنات کو بغیر کسی مواد Material کے پہلی بار عدم سے وجود میں لانے والا Originator ہے۔ جب وہ کسی چیز کو وجود میں لانے کا فیصلہ کرلیتا ہے تو اسے وجود پذیر ہونے کا حکم دے دیتا ہے تو اس کی تخلیق کی ابتداء ہوجاتی ہے۔(117)

وَقَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ لَوۡلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوۡ تَاۡتِيۡنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ؕ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

جو لوگ اللہ کے انتخابِ نبوّت کی حکمت کو نہیں جانتے (الانعام 125:6)، کہتے ہیں کہ اللہ بذریعہ وحی ہم سے ہم کلام کیوں نہیں ہوتا یا ہمارے پاس براہِ راست احکامِ وحی کیوں نہیں آتے۔ ان سے پہلے بھی لوگ اس

قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ ان سب کی ذہنیت ایک جیسی تھی۔ یہ باتیں ہم نے اُن لوگوں کے لیے بالوضاحت بیان کردی ہیں جو حقیقت کو سمجھتے اور تسلیم کرتے ہیں۔ (118)



إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ بِٱلۡحَقِّ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗاۖ وَلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ
أَصۡحَٰبِ ٱلۡجَحِيمِ ﴿١١٩﴾

اے رسولؐ! ہم نے تجھے وحی دے کر بھیجا ہے، اعمالِ صالحہ کے مثبت اور ٹھوس نتائج کی خوش خبری دینے والا اور غلط اعمال کے تباہ کن نتائج سے خبردار کرنے والا۔ تجھ سے اہلِ جہنّم کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ (119)

وَلَن تَرۡضَىٰ عَنكَ ٱلۡيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ
مِلَّتَهُمۡۗ قُلۡ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلۡهُدَىٰۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعۡتَ
أَهۡوَآءَهُم بَعۡدَ ٱلَّذِي جَآءَكَ مِنَ ٱلۡعِلۡمِۙ مَا لَكَ مِنَ
ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾

وقف منزل

اور یہ یہود ونصاریٰ تجھ سے ہرگز راضی نہیں ہوں گے جب تک تُو ان کے مسلک ومشرب کی پیروی نہ کرے۔ انہیں بتادے کہ صحیح راستہ وہی ہے جس کی طرف اللہ رہنمائی کرے۔ اگر تُو، وحی کے تیرے پاس آجانے کے بعد، ان کی خواہشات اور پست خیالات کی پیروی کرے تو، نہ تو اللہ کے مقابلے میں تیرا کوئی دوست ہوگا اور نہ اس سے بچانے والا کوئی مددگار (الرّعد37:13)۔ (120)

ٱلَّذِينَ ءَاتَيۡنَٰهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ يَتۡلُونَهُۥ حَقَّ تِلَاوَتِهِۦٓۗ أُوْلَٰٓئِكَ
يُؤۡمِنُونَ بِهِۦۗ وَمَن يَكۡفُرۡ بِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡخَٰسِرُونَ ﴿١٢١﴾ ع

ع 14 9 14

جن لوگوں کو ہم نے ضابطہءِ قانون دیا ہے وہ اس کی اس طرح اتباع کرتے ہیں جیسے اتباع کرنے کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس ضابطہءِ قانون پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس سے انکار کرتے ہیں تو ایسے ہی

لوگ ہیں جو اپنی ذات کا نقصان کرنے والے ہیں۔ (121)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ۝۱۲۲

اے بنی اسرآئیل! تم ذرا زندگی کی اُن نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تمھیں عطا کی تھیں اور ہم عصر اقوام پر تمھیں فضیلت دی تھی۔ (122)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا ھُمْ يُنْصَرُوْنَ۝۱۲۳

اُس دن کے لیے اپنی حفاظت کا سامان کر لیجیے جس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کچھ کام نہیں آسکتا اور نہ اس سے سزا کے عوض کوئی معاوضہ قبول کیا جاتا ہے اور نہ کوئی سفارش فائدہ مند ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی مددگار ہوتا ہے۔ (123)

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ۝۱۲۴

جب ابراہیم علیہ السّلام کو اس کے ربّ نے ایسے معاملات، امورِ زندگی سے دوچار کیا جن سے وہ دیکھ لے، اندازہ کر لے کہ اس کی صلاحیتوں کی کس قدر نمود و نشوونما Development ہو چکی ہے تو اس نے ان حوادث کا مقابلہ کیا، ان پر پورا اُترا۔ اللہ نے فرمایا کہ میں اب تمھیں --- سیرتِ ابراہیمی --- کو نوعِ انسانی کے لیے لیڈر، بہترین ماڈل بنانے والا ہوں۔ ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ اس منصب کے لیے میری اولاد میں سے بھی کسی کو منتخب کیا جا سکتا ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ قانون شکنی کرنے والوں کے لیے میرا یہ وعدہ نہیں۔ (124)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ وَاتَّخِذُوْا مِنْ

اور ہم نے خانۂ کعبہ کو تمام انسانیت کے لیے مرکز اور

مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدۡنَاۤ اِلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ
اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآٮِٕفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّکَّعِ
السُّجُوۡدِ ۱۲۵

مرجع اور امن کا مقام بنایا(اٰلِ عمران 96:3، المآئدۃ 97:5) اور کہا کہ تم بھی ابراہیمؑ جیسا مقام حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے مسلک ومنہاج پر چلو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کو حکم دیا کہ وہ میرے گھر، خانۂ کعبہ، کو میرے احکام وقوانین کے آگے جھک جانے والوں، اس گھر کا طواف کرنے والوں اور وہاں قیام کرکے انسانیت کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارنے اور ان کی شیرازہ بندی کرنے والوں کی خاطر، انسانوں کے خودساختہ نظریات ومعتقدات سے منزّہ اور پاک کریں۔ (125)

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ
اَهۡلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡهُمۡ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ
الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّهٗۤ اِلٰى
عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۱۲۶

ابراہیم علیہ السّلام نے التجا کی کہ اے ہمارے نشوونما دینے والے! اِس شہر کو انسانیت کے لیے امن کا مسکن بنادے (اٰلِ عمران 95:3، ابراھیم 35:14) اور یہاں کے رہنے والوں کے لیے، جو ان میں سے اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھیں، پھلوں اور دیگر پیداوار سے سامانِ زیست عطا فرما (ابرٰھیم 37:14)۔ اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کے قوانین کا منکر ہوتا ہے، اسے بھی تھوڑے سے دنیاوی مفاد حاصل رہتے ہیں (بنی اسرآئیل 18:17)۔ پھر آخرالامر، بے بسی کی حالت میں، وہ جہنّم کی طرف دھکیل دیے جاتے ہیں اور وہ سخت مصیبت کی جگہ ہے۔ (126)

وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾

جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السّلام خانہ ء کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے، ان کے لبوں پر یہ دعائیں تھیں کہ اے ہمارے ربّ! ہماری اس سعی و کاوش کو شرفِ قبولیّت عطا فرما۔ بے شک تُو، دل میں پیدا ہونے والی آرزوؤں کو جانتا ہے اور ان تمنّاؤں کو سننے والا ہے۔(127)

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾

اے ہمارے ربّ! ہمارے لیے ایسے اسباب پیدا فرما دے کہ ہم اور ہماری آئندہ نسلیں تیرے قوانین و احکام کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہیں اور ہمیں فرائض کی پاسداری کے طور طریقے بھی بتا دیجیے اور اپنی نوازشات کا رخ ہماری طرف پھیر دیجیے۔ بے شک تُو سامانِ رحمت و نشو و نما لیے ہر اُس شخص کی طرف متوجّہ رہتا ہے جو اپنا رخ تیرے قوانین کی طرف کرے۔(128)

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾ ع 15/8/15

اے ہمارے نشو و نما دینے والے! انہی میں سے ان کے لیے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کے سامنے تیرے قوانین پیش کرے اور کتاب اور اس کی غرض و غایت، فلاسفی کی اس طرح تعلیم دے کہ ان کی صلاحیتوں کی نمود اور ان کی ذات کی نشو و نما Development ہوتی جائے (اٰلِ عمران 3:164، اَلْجُمُعَۃِ 62:2)۔ بے شک، تُو غالب، قوّتوں والا اور صاحبِ حکمت

ہے۔(129)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

ابراہیم علیہ السّلام کے دین سے، سوائے اس کے اور کون پھر سکتا ہے جو کم عقل ہو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ کو اس دنیاوی زندگی میں بھی برگزیدہ فرمایا اور اُخروی زندگی میں بھی اس کا شمار صالحین میں ہوگا۔(130)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب اس کے ربّ نے اسے فرمایا کہ ہمارے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہو تو اس نے اعتراف کیا کہ میں نے اُس ربّ کے احکام و قوانین کے سامنے اپنی پوری شخصیّت کو جھکا دیا جو ساری اقوامِ عالم کی ربوبیّت کا ضامن ہے۔(131)

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَـكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْـتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ﴿۱۳۲﴾

اور اِسی بات کی ابراہیم اور یعقوب عَلَیہِمَا السّلام نے اپنے بیٹوں کو وصیّت کی اے میرے بچّو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دینِ اسلام بطور نظامِ حیات منتخب فرمایا ہے۔ لہٰذا، تم مرتے دم تک، اِسی دین کی پیروی کرتے رہنا۔(132)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

کیا تم لوگ اُس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ قریب المرگ تھے؟ اُس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد کس کے احکام کی تعمیل کرو گے؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم آپ اور آپ کے آباء ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہمُ السّلام کے الٰہ کی محکومیّت اختیار کریں گے جو اِلٰہِ واحد ہے اور

ہم صرف اُسی کے قوانین کے سامنے سرِ تسلیم خم کیے رہیں گے۔(133)

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾

یہ گروہِ انسانی تھا جو آگے گزر گیا۔اس کے اعمال اُس کے لیے تھے اور تمہارے لیے وہ اعمال جو تم نے کیے اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس نہیں ہوگی(البقرة2:141)۔(134)

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾

یہ کہتے ہیں کہ یہود یا نصاریٰ کا مسلک اختیار کرلو، اس طرح تم ہدایت کی راہ پالو گے۔اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم !انہیں بتادے کہ نہیں، بلکہ ابراہیمؑ کے مسلک کی پیروی کرو جو ہر نوع کے غلط نظریات سے منہ موڑ کر اللہ کے قوانین کی اتباع کرنے والا تھا اور دین میں کسی غیراللہ تصوّر کو شریک نہیں کرتا تھا(اٰلِ عمران 3:67،95)۔(135)

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

انہیں بتادو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اُس پر جو اُس نے ہماری طرف بذریعہ وحی نازل فرمایا ہے اور جو نازل فرمایا ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہمُ السّلام اور ان کی نسل کے انبیاء پر، اور جو موسیٰ ، عیسیٰ عَلَیْہِمَا السّلام اور دیگر انبیاء کو ان کے ربّ نے عطا فرمایا۔ہم ان انبیاء میں کسی قسم کا فرق و امتیاز نہیں کرتے (البقرة2:285)اور ہم صرف اُسی کے قوانین کے آگے جھکنے والے ہیں۔(136)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾

اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو پھر یہ اللہ کے متعیّن کردہ صحیح راستے پر ہوں گے۔ اور اگر یہ منہ پھیر لیں تو بلا شبہہ یہ الگ راستہ اختیار کر لیں گے تو اللہ کا نظام ان کے مقابلے میں تمہاری حفاظت بھی کرے گا اور تمہیں تمہاری منزل پر بھی پہنچا دے گا۔ اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (137)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

یہ ہے اللہ کا دین اور اللہ کے دین سے بڑھ کر متوازن دین اور کون سا ہو سکتا ہے؟ اور ہم اسی کی محکومیّت میں رہنے والے ہیں۔ (138)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! ان سے پوچھ کہ کیا تم اُس اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑا کرتے ہو جو ہمارا نشو و نما دینے والا ہے اور تم سب کا بھی۔ ہمارے اعمال صرف ہمارے لیے ہیں اور تمہارا کیا صرف تمہارے لیے۔ اور ہم ہر طرف سے ہٹ کر صرف اُسی کے قانون کی راہ پر چلنے کے لیے اپنے آپ کو مختص کر چکے ہیں۔ (139)

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۗ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾

کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہمُ السّلام اور ان کی نسل سے دیگر انبیاء بنی اسرآئیل، یہودی اور نصرانی تھے۔ ان سے پوچھ کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔ اور جو شخص اللہ کی طرف سے ملی ہوئی حقیقتِ حال کو چھپانے کی کوشش کرے، اس سے زیادہ ظالم اخفائے شہادت کرنے والا کون ہے؟ جو کچھ تم کر

16 ع 12 16 تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ
وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

رہے ہو، اللہ اس سے غافل نہیں۔ (140)

یہ ایک گروہِ انسانی تھا جو چلا گیا۔ ان کے اعمال ان کے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ تم سے ان کے اعمال کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی جائے گی۔ (141)

الجزء 2 الثانی 2

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ
يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾

لوگوں میں سے جو کم عقل یہود و نصارٰی ملّتِ ابراہیمی سے رُوگردانی کر بیٹھے تھے (البقرۃ 2:130)، ضرور سوچتے اور پوچھتے ہیں کہ خانۂ کعبہ تو ساری انسانیت کا ایک ہی ہے جو مکّہ میں ہے (آلِ عمران 3:96) تو انہیں، اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا جس پر وہ قائم چلے آرہے تھے۔ اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! بتادے کہ اللہ، مشرق اور مغرب، ہر سمت میں موجود ہے۔ وہ سیدھی متوازن راہ کی طرف اُسی کو ہدایت دیتا ہے جو اُس راہ کو پانا چاہے۔ (142)

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا
الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾

اس طرح ہم نے تمہیں ایک مرکزی اُمّت بنادیا ہے، نہ کسی قوم کی طرف جھکی ہوئی اور نہ کسی سے کھنچی ہوئی، تاکہ تم پوری نوعِ انسانی کے اعمال کے نگران رہو اور رسولؐ تمہارے اعمال کا نگران ہو۔ اور ہم نے، اے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم! اس قبلے کو جس پر تو ہے، صرف اس لئے قبلۂ انسانیّت بنایا (آلِ عمران 3:96) تاکہ ہم واضح کردیں کہ کون رسولؐ کی اتباع کرتا ہے اور کون سابقہ مسالک کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ یہ بات ان کے لیے بڑی گراں تھی بجز اُن لوگوں کے جو